



AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

<https://al-qudwah.com>



محمد شین کا ذوق تصوف - تحقیق و تجزیاتی مطالعہ

The Interest Of Muhaddithin In Mystic Approach: An Analytical Research Study

ABSTRACT

Across every epoch of Islamic world, eminence scholars (A'immah) have revitalized the spirit of Islam through groundbreaking thought, theological insight, and transformative writings. These luminaries mastered diverse Islamic disciplines, distinguishing themselves as Qur'anic exegetes (Mufassirīn), jurists (Fuqahā'), independent legal authorities (Mujtahidīn), hadith masters (Muhaddithīn), scholastic theologians (mutakallimīn), and linguistic pioneers. Over time, these scholars were categorized by specialization. Among them emerged a unique cohort: hadith scholars (Muhaddithīn) with a pronounced Sufi orientation. Countering the prevalent assumption that hadith scholars focused exclusively on external sciences while avoiding Sufism, however, the reality is contrary to this. They were deeply engaged whether directly or indirectly through intellectual lineage with Sufi thought and its practitioners. They championed ascetic rigor (zuhd) and mystical wisdom ('irfān), while maintaining formal initiation into Sufi orders (Sāhib al-Khirqah). This article provides a list of these hadith scholars who were also Sufis. This study also demonstrates that many eminent Muhaddithīn maintained strong Sufi affiliations and through meticulous documentation of figures like Al-Hakim Al-Nishapuri, Abu Nu'aym Al-Isfahani, Al-Qastallani, Ibn Hajar al-'Asqalani, and Al-Suyuti and others. It critically examines their mystical tendencies and institutional connections to Sufi traditions.

Keywords: Muhaddithīn, Eminence, Eminent, Sufism, Sāhib al-khirqah, Muhaddith-Sufis, Mystical Trends, Affiliations, Institutional Connections

AUTHORS

Hafsah Arif*

PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Govt. College University Faisalabad:

Hafsah.arif.9211@gmail.com

Prof. Dr. Humayun Abbas Shams**

Dean Faculty of Islamic and Oriental Learning, Govt. College University Faisalabad:

drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

Date of Submission: 15-01-2025

Acceptance: 28-01-2025

Publishing: 28-02-2025

Web: <https://al-qudwah.com/>

OJS: [https://al-qudwah.com/](https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register)

[index.php/aqrj/user/register](https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register)

e-mail: editor@al-qudwah.com

***Correspondence Author:**

Hafsah Arif* PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Govt. College University Faisalabad.

محدثین کا ذوق تصوف - تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

ائمہ دین کے بہت سے طبقات ایسے گزرے ہیں جو بالواسطہ یا بلا واسطہ تصوف سے منسلک رہے ہیں۔ انہی میں سے ایک طبقہ محدثین کا ہے۔ ابتدائے اسلام ہی سے چونکہ تصوف "احسان / تزکیہ / زہد" کی صورت میں موجود تھا اسی طرح صحابہ کرامؓ اور ائمہ عظامؒ سب زہد و عرفان سے منسلک تھے۔ ان کی وجہ شہرت بطور فقیہ، مفسر و محدث ہے لیکن صوفی فکر کے حامل تھے مگر اس اعتبار سے معروف نہیں تھے۔ ان کے صاحب خرقہ ہونے اور صوفیہ کی صحبت اختیار کرنے کے بارے میں باقاعدہ شواہد موجود ہیں۔ بہت سے ائمہ نے تصوف اور اہل تصوف پر نقد و تبصرہ بھی کیا لیکن وہیں جزوی یا کلی اختلاف رکھنے کے باوجود ان کی مدح سرائی بھی کی۔ اس لحاظ سے محدثین کو تین گروہ میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ا. معاندین تصوف

معاندین کلی طور پر تصوف اور اہل تصوف کا انکار کرتے ہیں۔ ان میں ابن باز، البانی، ابن عثیمین وغیرہ شامل ہیں۔

ب. ناقدین تصوف

ناقدین کلی طور پر تو تصوف و صوفیہ کا انکار نہیں کرتے بلکہ خلاف شرع باتوں کی تردید کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ صوفیہ کی اچھی باتوں کو قبول کرتے ہوئے ان پر نقد و جرح بھی کرتے ہیں۔ ان میں ابن جوزی، ابن تیمیہ، ابن قیم، قاضی شوکانی وغیرہ شامل ہیں۔

ج. مادحین تصوف

یہ گروہ ایسا ہے کہ جو تصوف اور اہل تصوف کی مدح سرائی و تحسین کرتے ہیں اور اہل تصوف سے وابستگی کو اپنے لیے سعادت تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے صوفیہ سے باقاعدہ خرقہ تصوف بھی حاصل کیا ہے۔ ان میں امام شافعی، امام احمد بن حنبل، ابو طاہر سلفی، ابن قدامہ، حافظ ابن الاصلاح، امام حاکم نیشاپوری، ابو نعیم اصفہانی وغیرہ شامل ہیں۔¹

محدثین کے ہاں بہت سی شخصیات ایسی ہیں جنہوں نے نہ صرف تصوف کی تحسین کی بلکہ اہل تصوف سے باقاعدہ خرقہ تصوف بھی حاصل

کیا۔ ان میں سے چند محدث صوفیہ کا مختصر علمی و فکری جہت سے تذکرہ دیا گیا ہے۔

1. ربیع بن خثیمؒ (متوفی ۶۵ھ)

2. ابوالخثریؒ (متوفی ۸۲ھ)

3. العلاء بن زیاد بن مطرؒ (متوفی ۷۸ھ)

4. طلق بن حبیب غزالیؒ (متوفی ۱۰۰ھ)

5. مسلم بن یسارؒ (متوفی ۱۰۰ھ)

¹ - ضیاء الدین علی، چند صاحب خرقہ محدثین: ایک تاریخی مطالعہ، مشمولہ: سالنامہ الاحسان الہ آباد، جنوری 2008ء، جلد 8، ص 93-95 / ازہری، شیخ اسامہ سید محمود

، محدثین کا مسلک و مشرب۔ ایک تحقیقی مطالعہ، مترجم: شاہد رضا نجفی، الہ آباد: شاہ صفی اکیڈمی، 1439ھ، ص 85 تا 88

Ziyā' al-Dīn 'Alīmī, Chand Sāhib-e-Khirqah Muḥaddithīn: Aik Tārikhi Muṭāla'ah, Mashmūlah: Sālnāmah al-Iḥsān, Allahabad, January 2008, volume 8, pp. 93-95 / Azharī, Shaykh Usāmah Sayyid Maḥmūd, Muḥaddithīn kā Maslak wa Mashrab: Aik Taḥqīqī Muṭāla'ah, Mutarjim: Shāhid Riḍā Najmī, Allahabad: Shāh Ṣafī Academy, 1439H, pp. 85-88.

6. عون بن عبد الله[ؓ] (متوفى ١١٠هـ)
7. معبد بن خالد جدلي[ؓ] (متوفى ١١٨هـ)
8. عامر بن عبد الله بن زبير بن عوام[ؓ] (متوفى ١٢٣هـ)
9. مطر الوراق[ؓ] (متوفى ١٢٩هـ)
10. حسن بن حر[ؓ] (متوفى ١٣٣هـ)
11. ابو حازم مسلمة بن دينار[ؓ] (متوفى ١٣٠هـ)
12. كهمس بن حسن تميمي[ؓ] (متوفى ١٣٩هـ)
13. ابان بن صمعة[ؓ] (متوفى ١٥٣هـ)
14. عمران بن مسلم[ؓ] (متوفى ١٦٠هـ)
15. ابوسنان بن سنان البرجمي[ؓ] (متوفى ١٦٠هـ)
16. سفيان ثوري[ؓ] (متوفى ١٦١هـ)
17. ابن ثوبان[ؓ] (متوفى ١٦٥هـ)
18. صفوان بن محرز[ؓ] (متوفى ١٤٢هـ)
19. بشر بن منصور[ؓ] (متوفى ١٨٠هـ)
20. يحيى بن يمان عجلي[ؓ] (متوفى ١٨٩هـ)
21. يوسف بن اسباط[ؓ] (متوفى ١٩٥هـ)
22. بشر بن سري[ؓ] (متوفى ١٩٥هـ)
23. شعيب بن حرب[ؓ] (متوفى ١٩٦هـ)
24. ابوداؤد عمر بن سعد حنفي[ؓ] (متوفى ٢٠٣هـ)
25. زيد بن حباب بن ريان[ؓ] (متوفى ٢٠٣هـ)
26. حسين بن علي جعفي[ؓ] (متوفى ٢٠٣هـ)
27. ابو عبد الله محمد بن ادريس شافعي[ؓ] (متوفى ٢٠٣هـ)
28. شجاع بن وليد[ؓ] (متوفى ٢٠٣هـ)
29. عبد الوهاب بن عطاء[ؓ] (متوفى ٢٠٣هـ)
30. ابو سعيد خلف بن ايوب عامري[ؓ] (متوفى ٢٠٥هـ)

31. سعید بن عامر ضبجیؒ (متوفی ۲۰۸ھ)
32. ابو عاصم ضحاک بن مخلدؒ (متوفی ۲۱۲ھ)
33. ابو محمد عبید اللہ بن موسیٰ عبسیؒ (متوفی ۲۱۳ھ)
34. قبیبہ بن عقبہؒ (متوفی ۲۱۵ھ)
35. موسیٰ بن داؤدؒ (متوفی ۲۱۷ھ)
36. حجاج بن منہال انماطیؒ (متوفی ۲۱۹ھ)
37. حسن بن ربیعؒ (متوفی ۲۲۱ھ)
38. محمد بن حاتم المصیبیؒ (متوفی ۲۲۵ھ)
39. ابو الصلت عبد السلام بن صالح ہرویؒ (متوفی ۲۳۰ھ)
40. ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابی سمیدہؒ (متوفی ۲۳۰ھ)
41. عبد اللہ بن عونؒ (متوفی ۲۳۲ھ)
42. ابو صالح حکم بن موسیٰؒ (متوفی ۲۳۲ھ)
43. سرتج بن یونسؒ (متوفی ۲۳۵ھ)
44. احمد بن حنبلؒ (متوفی ۲۴۱ھ)
45. محمد بن عبیدؒ (متوفی ۲۴۹ھ)
46. حارث بن مسکینؒ (متوفی ۲۵۰ھ)
47. ابو الحسن احمد بن عبد اللہ عجمیؒ (متوفی ۲۶۱ھ)
48. ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن ایوب مخزومیؒ (متوفی ۲۶۵ھ)
49. ابو قلابہ عبد الملک بن محمد بن عبد اللہ رقاشیؒ (متوفی ۲۷۶ھ)
50. جعفر بن محمد شاکرؒ (متوفی ۲۷۹ھ)
51. ابو اسحاق ابراہیم بن ابی طالبؒ (متوفی ۲۹۵ھ)
52. ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ نیشاپوری مقریؒ (متوفی ۲۹۷ھ)
53. ابو عمرو احمد بن نصر بن ابراہیم نیشاپوری معروف بہ الخفافؒ (متوفی ۲۹۹ھ)
54. ابو اسحاق ابراہیم بن محمد حسن بن متویہؒ (متوفی ۳۰۲ھ)
55. قاضی ابو العباس بن سرتجؒ (متوفی ۳۰۶ھ)

56. ابو بکر عمر بن سعید بن احمد بن سنان طائیؒ (متوفی ۳۰۶ھ)
57. ابو سعید محمد بن احمد بن عبید بن فیاض عثمانیؒ (متوفی ۳۱۰ھ)
58. ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سلم بن حبیب فریابی مقدسیؒ (متوفی ۳۱۰ھ)
59. ابو جعفر احمد بن یحییٰ بن زہیر تستریؒ (متوفی ۳۱۰ھ)
60. ابو الحسن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن النفاح باہلیؒ (متوفی ۳۱۴ھ)
61. ابو عبد اللہ محمد بن علی مروزیؒ (متوفی ۳۲۲ھ)
62. ابو علی محمد بن عبد الوہاب بن عبد الرحمن بن عبد الرحمنؒ (متوفی ۳۲۸ھ)
63. ابو بکر محمد بن الحسن بن عبد اللہ بغدادی الآجریؒ (متوفی ۳۶۰ھ)
64. حافظ محمد بن عیسیٰ جلودیؒ (متوفی ۳۶۸ھ)
65. ابو الیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندیؒ (متوفی ۳۷۵ھ)
66. عبد الوارث بن سفیان بن جرونؒ (متوفی ۳۹۵ھ)
67. ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوریؒ (متوفی ۴۰۵ھ)
68. ابو نعیم اصفہانیؒ (متوفی ۴۳۰ھ)
69. محمد بن عیسیٰ عبد العزیز بن الصباح شیخ ہمدانیؒ (متوفی ۴۳۱ھ)
70. ابو یعقوب اسحاق بن ابی اسحاق ابراہیم بن محمد سرخسی ہرویؒ (متوفی ۴۲۹ھ)
71. ابو ذر عبد بن احمد ہرویؒ (متوفی ۴۳۵ھ)
72. ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن محمد ہمدانی الکسائیؒ (متوفی ۴۴۵ھ)
73. ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمن بن ابراہیم صابونیؒ (متوفی ۴۴۹ھ)
74. ابو محمد القاسم بن الفتح بن محمد الفرجیؒ (متوفی ۴۵۱ھ)
75. ابو علی حسن بن علی بن محمد بن احمد بن جعفر بلخی الوخشیؒ (متوفی ۴۷۱ھ)
76. ابو عبد الرحمن طاہر بن محمد نیشاپوری مستملیؒ (متوفی ۴۷۹ھ)
77. ابو الفضل محمد بن احمد بن ابی جعفر طبریؒ (متوفی ۴۸۲ھ)
78. ابو القاسم عبد الملک بن علی بن خلف شعبہ انصاریؒ (متوفی ۴۸۴ھ)
79. ہبۃ اللہ عبد الوارثؒ (متوفی ۴۸۶ھ)
80. ابو بکر محمد بن احمد بن عبد الباقی بن الخاضبہؒ (متوفی ۴۸۹ھ)

81. ابو طاہر احمد بن حسن بن احمد الکرجی (متوفی ۴۸۹ھ)
82. ابو الفتح نصر بن ابراہیم بن نصر بن داؤد نابلسی (متوفی ۴۹۰ھ)
83. ابو الفرج سہل بن بشر بن احمد بن سعید اسفرائینی (متوفی ۴۹۱ھ)
84. ابو علی حسن بن محمد بن احمد الکرمانی (متوفی ۴۹۵ھ)
85. ابو الفرج اسماعیل بن محمد بن عثمان القومسانی (متوفی ۴۹۷ھ)
86. ابو الفضل محمد بن طاہر قیسرانی (متوفی ۵۰۷ھ)
87. ابو الخیر عبد اللہ بن مرزوق ہروی (متوفی ۵۰۷ھ)
88. محی السنہ ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی (متوفی ۵۱۶ھ)
89. ابو عبد اللہ محمد بن فضل فراوی (متوفی ۵۳۰ھ)
90. ابو عبد اللہ محمد بن علی تمیمی مازری (متوفی ۵۳۶ھ)
91. ابو سعد احمد بن محمد بن احمد بغدادی اصبہائی (متوفی ۵۴۰ھ)
92. ابو طاہر سلفی (متوفی ۵۷۶ھ)
93. ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد اللہ معروف بہ ابن الخراط (متوفی ۵۸۱ھ)
94. عبد المغیث بن زہیر (متوفی ۵۸۳ھ)
95. ابو سعید و ابو عبد اللہ محمد بن المسند عبد الرحمن المسعودی (متوفی ۵۸۴ھ)
96. ابو یعقوب یوسف بن احمد بن ابراہیم شیرازی (متوفی ۵۸۵ھ)
97. ابو محمد عبد اللہ بن محمد الحجری اندلسی (متوفی ۵۹۱ھ)
98. حافظ عبد الغنی مقدسی (متوفی ۶۰۰ھ)
99. ابو بکر عبد الرزاق بن عبد القادر بن ابی صالح حنبلی (متوفی ۶۰۳ھ)
100. ابن سکینہ ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی بغدادی (متوفی ۶۰۷ھ)
101. ابو عمر محمد بن احمد بن قدامہ بن مقدم مقدسی (متوفی ۶۰۷ھ)
102. نجم الدین الکبری احمد بن عمر بن محمد خوازمی (متوفی ۶۱۲ھ)
103. ابو محمد عبد القادر بن عبد اللہ الرباوی (متوفی ۶۱۲ھ)
104. ابو عبد اللہ محمد بن خلف بن راجح مقدسی جماعیلی (متوفی ۶۱۸ھ)
105. حافظ ابن قدامہ مقدسی (متوفی ۶۲۰ھ)

106. مجد الدين ابوالمجد محمد بن حسين قزويني (متوفى ٦٢٢هـ)
107. ابو محمد عبد الرحمن بن عبد الله بن علوان الاسدي (متوفى ٦٢٣هـ)
108. ظهير الدين احمد بن سلطان صلاح الدين (متوفى ٦٣٣هـ)
109. ابو طاهر اسماعيل بن ظفر مقدسي نابلسي (متوفى ٦٣٤هـ)
110. حافظ ابن الصلاح (متوفى ٦٤٣هـ)
111. ضياء الدين ابو عبد الله مقدسي جماعيلي (متوفى ٦٤٣هـ)
112. ابو حيان اندلسي (متوفى ٦٤٥هـ)
113. مجد الدين محمد بن محمد بن عمر اسفرائيني (متوفى ٦٤٦هـ)
114. ابو عبد الله يونيني (متوفى ٦٥٨هـ)
115. ابو المعالي سعيد بن مطهر بن سعيد بن علي (متوفى ٦٥٩هـ)
116. عز الدين بن عبد السلام (متوفى ٦٦٠هـ)
117. حافظ ابو بكر محمد بن يوسف بن مسدي (متوفى ٦٦٠هـ)
118. قطب الدين محمد بن احمد قسطلاني (متوفى ٦٦٨هـ)
119. يحيى بن شرف نووي (متوفى ٦٤٦هـ)
120. حافظ ابو محمد عبد المؤمن دمياطي (متوفى ٤٠٥هـ)
121. شمس الدين ذهبي (متوفى ٤٣٨هـ)
122. ابن قيم جوزيه (متوفى ٤٥١هـ)
123. تقى الدين سبكي (متوفى ٤٥٦هـ)
124. جمال الدين زليعي (متوفى ٤٦٢هـ)
125. حافظ بن ابن كثير (متوفى ٤٤٣هـ)
126. شهاب الدين رملی (متوفى ٤٨٣هـ)
127. ابن رجب حنبلي (متوفى ٤٩٥هـ)
128. حافظ زين الدين عراقي (متوفى ٨٠٦هـ)
129. حافظ ابن الملقن (متوفى ٨٠٦هـ)
130. حافظ ابو الخير محمد بن محمد جزري (متوفى ٨٣٣هـ)

131. ابن ناصر الدین دمشقی (متوفی ۸۴۲ھ)
132. ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)
133. شمس الدین سخاوی (متوفی ۹۰۲ھ)
134. ابن مبرد حنبلی (متوفی ۹۰۹ھ)
135. ابن حجر مکی بیہقی (متوفی ۹۰۹ھ)
136. جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)
137. عبدالرحمن علمی (متوفی ۹۲۸ھ)
138. محمد بن احمد نجم الدین غبطی (متوفی ۹۸۳ھ)
139. ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۴ھ)
140. حافظ شوکانی (متوفی ۱۲۵۰ھ)
141. ابراہیم بن محمد بن محمد بن احمد بن عبدالرحمن دمشقی

درج بالا محدث صوفیہ کی فہرست کے لیے حلیۃ الاولیاء از ابو نعیم اصفہانی (متوفی ۴۳۰ھ)، کشف المحجوب از داتا علی ہجویری (متوفی ۴۶۵ھ)، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال از جمال الدین مزنی (متوفی ۷۴۲ھ)، سیر اعلام النبلاء، تذکرۃ الحفاظ از شمس الدین ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ)، طبقات الاولیاء از ابن الملقن (متوفی ۸۰۴ھ) اور محمد ثین کا مسلک و مشرب از شیخ اسامہ سید محمود از ہری سے استفادہ کیا گیا۔

1. سفیان ثوری (متوفی ۱۶۱ھ):

سفیان ثوری کا شمار کبار محدثین، مفسرین، فقہاء اور اپنے عہد کے عظیم زہاد میں ہوتا ہے۔ آپ کو اہل ورع کا سردار گردانا جاتا تھا۔ علامہ ذہبی نے امام شعبہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا:

ساد سفیان الناس بالورع والعلم.²

"سفیان ثوری ورع اور علم میں لوگوں کے سردار تھے۔"

احمد بن یونس نے کہا کہ میں نے سفیان سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں دیکھا۔ سفیان سے زیادہ متقی کوئی نہیں، نہ سفیان سے زیادہ فہم والا اور نہ ہی کوئی سفیان سے زیادہ زاہد ہے۔³

2. محمد بن ادریس شافعی (متوفی ۲۰۴ھ):

² الذہبی، شمس الدین محمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، محقق: شعیب الارنؤوط، بیروت: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۲ھ، ۲۳۷/۷۔
al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn 'Uthmān, Siyar A'lām al-Nubalā', Muḥaqqiq: Shu'ayb al-Arnā'ūt, Bayrūt: Mu'assasat al-Risālah, 1402H, 237/7.

³ اصفہانی، حافظ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، قاہرہ: دار الحدیث، ۱۴۳۰ھ، ۲۸۶/۵۔
Aṣṣfahānī, Ḥāfiẓ Abū Nu'aym, Ḥilyat al-Awliyā' wa Ṭabaqāt al-Aṣfiyā', Qāhirah: Dār al-Ḥadīth, 1430H, 286/5.

امام شافعیؒ محدث اور فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صوفی بھی تھے۔ سید علی ہجویریؒ نے آپ کو باقاعدہ صوفیہ میں شمار کیا ہے۔⁴ آپ نہ صرف تصوف کے مادحین میں سے ہیں بلکہ آپ نے صوفیہ کی صحبت اختیار کیے رکھی۔ آپ کے اس قول سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے۔

صحبت الصوفیة عشر سنین⁵

"میں نے دس سال صوفیہ کی صحبت اختیار کیے رکھی۔"

یہی نہیں امام شافعیؒ نے دوائیے جامع کلمات کی بھی نشاہد ہی کی جو صوفیہ کی تعریف و توصیف کے لیے دال ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

صحبت الصوفیة. فما انتفعت منهم الا بكلمتين، سمعتم يقولون: الوقت سيف فان قطعته والاقطعك. ونفسك ان لم تشغلها بالحق، والا تشتغلتك بالباطل.⁶

میں نے صوفیہ کی صحبت اختیار کی۔ مجھے دو کلمات کے علاوہ کسی چیز نے فائدہ نہ پہنچایا۔ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا: وقت ایک تلوار ہے۔ اگر تک اسے نہیں کاٹو گے تو وہ تمہیں کاٹ دے گا۔ اور تمہارا نفس کہ اگر تم اسے حق میں مشغول نہیں رکھو گے تو وہ تمہیں باطل میں مشغول کر دے گا۔

3. احمد بن حنبلؒ (متوفی ۲۴۱ھ):

امام احمد بن حنبلؒ تیسری صدی ہجری کے عظیم محدث، فقیہ و مجتہد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم صوفی بھی تھے۔ آپ کے زہد و ورع اور صوفیہ سے صحبت یافتہ ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ حضرت داتا علی ہجویریؒ نے انہیں اصحاب صوفیہ میں شمار کیا نیز فرمایا کہ آپ کا زہد و ورع میں خاص مقام تھا۔ آپ نے کبار صوفیہ مثلاً ذوالنون مصریؒ، بشر حافیؒ، سری سقطیؒ اور معروف کرخیؒ وغیرہ کے فیض صحبت سے مستفیض ہوئے۔⁷

4. حافظ محمد بن عیسیٰ جلودئیؒ (متوفی ۳۶۸ھ):

امام جلودئیؒ جید عالم دین، ثقہ راوی حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے عہد کے اکابر صوفیہ میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نوویؒ نے امام حاکمؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا:

كان ابو احمد هذا الجلودي شيخا صالحا زاهدا، من كبار عباد الصوفیة⁸

"ابو احمد جلودئیؒ شیخ صالح تھے۔ زاہد اور کبار عبادت گزار صوفیہ میں سے تھے۔ آپ اکابر مشائخ کے فیض صحبت سے مستفید ہوئے۔"

⁴ - الہجویری ، ابو الحسن علی بن عثمان الجلابی، کشف المحجوب (نسخہ تہران) ، تصحیح و تحشیہ : علی قویم ، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۱۳۹۸ھ، ص ۱۰۶

Al-Hujwiri, Abū al-Ḥasan ‘Alī ibn ‘Uthmān al-Jullābī, Kashf al-Mahjūb (Tehran Edition), Taṣḥīḥ wa Taḥshīyah: ‘Alī Qawīm, Islāmābād: Markaz Taḥqīqāt-e Fārsī Irān wa Pākistān, 1398 AH, p. 106

⁵ - بیہقی ، ابو بکر احمد بن الحسین، مناقب الشافعی ، قاہرہ: مکتبۃ دارالتراث، ۱۳۹۰ھ ، ۲/۲۰۸ Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn, Manāqib al-Shāfi‘ī, Qāhirah: Maktabat Dār al-Turāth, 1390H, 208/2.

⁶ ابن قیم جوزیہ، محمد بن ابی بکر، مدارج السالکین ، محقق: محمد المعتصم باللہ ، بیروت: دارالکتب العربی، ۱۴۱۶ھ، فصل منزلة الوقت ، حقیقة الوقت ، ۱۲۴/۳

Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Muḥammad ibn Abī Bakr, Madārij al-Sālikīn, Muḥaqqiq: Muḥammad al-Mu‘aṣim Billāh, Bayrūt: Dār al-Kitāb al-‘Arabī, 1416H, Faṣl Manzilat al-Waqt, Ḥaqqīqat al-Waqt, 124/3.

⁷ - کشف المحجوب ، باب فی ذکر ائمتہم من تبع تابعین الی یومنا، ص ۱۰۷ Kashf al-Mahjūb, Bāb Fī Dhikr A‘immatihim min Tabi‘ al-Tābi‘īn ilā Yawmihim, p. 107.

⁸ نووی، ابو زکریا معی الدین یحییٰ بن شرف ، المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج، بیروت: مؤسسة الرسالة ناشرون، س.ن،

مقدمة، فصل فی بیان اسناد الكتاب و حال رواته منا الی الامام مسلم مختصرا، ۲۹/۱ Nawawī, Abū Zakariyyā Yaḥyā ibn Sharaf, al-Minhāj fī Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim ibn al-Ḥajjāj, Bayrūt: Mu‘assasat al-Risālah Nāshirūn, S.N., Muqaddimah, Faṣl fī Bayān Isnād al-Kitāb wa Ḥāl Ruwātihī minnā ilā al-Imām Muslim Mukhtaṣaran, 29/1.

5. ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری (متوفی ۴۰۵ھ):

آپ کا شمار کبار محمد ثین میں ہوتا ہے۔ آپ کے ذوق تصوف اور اہل تصوف سے تعلق کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے کبار مشائخ طریقت جیسے اسماعیل بن نجید، جعفر الخالدی اور ابو عثمان مغربی کی صحبت اختیار کی۔⁹

6. ابو نعیم اصفہانی (متوفی ۴۳۰ھ):

آپ ماہ نامہ علمی شخصیت اور فن حدیث میں بلند مقام کے حامل تھے۔ آپ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم صوفی بھی تھے۔¹⁰ آپ ثقہ عالم، صوفی اور صاحب حلیۃ الاولیاء تھے۔¹¹ آپ نے اپنی کتاب میں ان عظیم شخصیات کے احوال، فضائل و مناقب بیان کیے ہیں نیز ان اقوال بھی نقل کیے۔

7. ابو ذر عبد بن احمد ہروی (متوفی ۴۳۵ھ):

آپ کا شمار ائمہ محدثین اور رواۃ حدیث اور کبار صوفیہ میں ہوتا ہے۔ آپ بہت سی کتب کے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ ابواسحاق مستملی، ابو محمد حموی اور ابو ہشیم کشمیری تینوں سے صحیح بخاری کے روای ہیں۔ نیز آپ زاہد و متقی تھے۔ آپ کا شمار مشائخ حرم میں ہوتا ہے اور تصوف میں مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔¹²

8. ابو الفضل محمد بن طاہر قیسرانی (متوفی ۵۰۷ھ):

محمد بن طاہر مقدسی کا تعلق اپنے عہد کے معروف حفاظ و محدثین سے تھا۔ آپ کا شمار ان محدثین میں ہوتا ہے جو ذوق تصوف اور اہل تصوف سے وابستگی کے لیے بھی معروف تھے۔ آپ کو کبار صوفیہ میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔¹³ آپ نے صفوۃ التصوف کتاب تالیف کی۔ جس میں صوفیانہ آداب سلوک پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ان آداب سلوک کا دفاع کیا گیا اور اسے سنت و شریعت سے ثابت کیا گیا۔¹⁴

⁹۔ سیر اعلام النبلاء ، ۱۷/۱۶۵

Siyar A 'lām al-Nubalā', 165/17.

¹⁰۔ السیوطی ، ابو الفضل جلال الدین ابی بکر، تایید الحقیقة العلیة و تشیید الطریقة الشاذلیة ، بیروت : دارالکتب العلمیة،

۲۰۰۶ء، ص ۲۴

al-Suyūṭī, Abū al-Faḍl Jalāl al-Dīn Abī Bakr, Ta'yīd al-Ḥaḳīqah al-'Alīyyah wa Tashyīd al-Ṭarīqah al-Shādhiliyyah, Bayrūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2006, p. 24.

¹¹۔ سیر اعلام النبلاء ، ۱۷/۴۵۴

Siyar A 'lām al-Nubalā', 17/454.

¹²۔ سیر اعلام النبلاء، ۱۷/۵۵۵ و ۱۷/۵۵۹

Siyar A 'lām al-Nubalā', 555/17 and 559/17.

¹³۔ القیسرانی، محمد بن طاہر المقدسی، صفوۃ التصوف، محقق: غادة القدم عدرة، بیروت: دارالمنتخب العربي الدراسات والنشر

والتوزیع، ۱۴۱۶ھ، ص ۳۴

al-Qaysarānī, Muḥammad ibn Ṭāhīr al-Maqdīsī, Ṣafwat al-Taṣawwuf, Muḥaqqiq: Ghādah al-Qadam 'Adrah, Bayrūt: Dār al-Muntakhab al-'Arabī lil-Dirāsāt wa al-Nashr wa al-Tawzī', 1416H, p. 34.

¹⁴۔ صفوۃ التصوف ، ص ۶۳، ص ۷۲

Ṣafwat al-Taṣawwuf, p. 63 and p. 72

9. ابو عبد اللہ محمد بن فراوی (متوفی ۵۳۰ھ):

ابو عبد اللہ محمد بن فضل فراوی فقہ و اصول کے ماہر اور عظیم محدث تھے۔ آپ سے کثیر تعداد میں اسانید صحیحہ مروی ہیں۔ امام عبد الغافر نے آپ کے حوالے سے لکھا کہ:

هو فقيه الحرم، البارع في الفقه والاصول، الحافظ للقواعد، نشا بين الصوفية في حجورهم، ووصل اليه بركات انفسهم.

آپ فقیہ حرم، بارع فی الفقه و الاصول کے ماہر، قواعد کے حافظ تھے۔ آپ نے صوفیہ کی آغوش میں پرورش پائی اور ان کے بابرکت نفوس کی برکات حاصل ہوئیں۔¹⁵

10. ابو طاہر سلفی (متوفی ۵۷۶ھ):

ابو طاہر احمد بن محمد اصفہانی سلفی کا تعلق چھٹی صدی کے عظیم محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ نے معمر بن احمد لبنائی سے علم تصوف حاصل کیا۔¹⁶ آپ نے ان سے خرقہ بھی پہنا۔ اس کا اظہار انہوں نے ان الفاظ میں کیا کہ:

وكان لباسي من معمر هذا باصفهان بحضرة والدي.¹⁷

"میں نے اصفہان میں اپنے والد کی موجودگی میں معمر سے خرقہ پہنا۔"

11. تقی الدین ابو محمد عبد الغنی مقدسی (متوفی ۶۰۰ھ):

عبد الغنی مقدسی اپنے عہد کے عظیم محدث تھے۔ آپ نے شیخ عبد القادر جیلانی، حبة اللہ بن ہلال، ابو زرعة مقدسی، معمر بن فخر و غیرہ سے علوم حاصل کیے۔ آپ زہد و ورع کے پیکر تھے۔¹⁸ ابن قدام نے کہا کہ:

لبست انا والحافظ عبد الغني الخرقه من يد شيخ الاسلام عبد القادر في وقت واحد.¹⁹

¹⁵ - المنهاج في شرح صحيح مسلم، مقدمة، فصل في بيان اسناد الكتاب و حال رواته منا الي الامام مسلم، 1/ 26-27، al-Minhāj fi Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim, Muqaddimah, Faṣl fi Bayān Isnād al-Kitāb wa Ḥāl Ruwāṭih minnā ilā al-Imām Muslim, 26-27/1.

¹⁶ - سير اعلام النبلاء، ۵/۲۱، ۲۲/۲۱

Siyar A 'lām al-Nubalā', 5/21 and 22/21.

¹⁷ - ابن الملقن، سراج الدين ابو حفص عمر بن احمد مصرى، طبقات الاولياء، تحقيق: نورالدين شريبه، قاهرة: مكتبة الخانجي،

۱۴۱۵ھ، سلاسل خرقه ابن الملقن، ص ۵۰۳

Ibn al-Mulaqqin, Sirāj al-Dīn Abū Ḥafṣ 'Umar ibn Aḥmad al-Miṣrī, Ṭabaqāt al-Awliyā', Ṭaḥqīq: Nūr al-Dīn Sharībah, Qāhīrah: Maktabat al-Khānājī, 1415H, Salāsīl Khīrqaḥ Ibn al-Mulaqqin, p. 503.

¹⁸ - سير اعلام النبلاء، ۲۱/۴۴۴-۴۴۸/عبد الرحمن عليبي مقدسى، المنهج الاحمد في تراجم اصحاب لامام احمد، تحقيق: عبدالقادر

الارنؤوط، بيروت: دارصادر، 1997ء، 4/ 55

Siyar A 'lām al-Nubalā', 444-448/21 / 'Abd al-Raḥmān 'Alīmī Maqdisī, al-Manhaj al-Aḥmad fi Tarājim Aṣḥāb al-Imām Aḥmad, Ṭaḥqīq: 'Abd al-Qādir al-Arnā'ūt, Bayrūt: Dār Ṣādir, 1997, 55/4.

. شمس الدين ابو المظفر يوسف بن قز، مرآة الزمان في تواریخ الاعیان، دمشق: دارالرسالة العالمية، ۱۴۳۴ھ، السنة الحادية و الستونو خمس مئة،¹⁹

محمد ثین کا ذوق تصوف۔ تحقیقی و تجربیاتی مطالعہ

"میں نے اور حافظ عبدالغنی نے ایک ہی وقت میں شیخ الاسلام عبدالقادر جیلانی سے خرقہ پہنا"

12. ابن سکینہ عبدالوہاب بن علی بن علی بغدادی (متوفی ۶۰۷ھ):

ابن سکینہ معروف فقیہ و محدث ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب خرقہ بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا ابو البرکات اسماعیل بن احمد سے خرقہ تصوف پہنا۔²⁰ ابن نجار نے کہا:

شیخنا ابن سکینة شیخ العراق فی الحدیث والزهد²¹
ہمارے شیخ ابن سکینہ حدیث اور زہد میں شیخ العراق ہیں۔

13. نجم الدین الکبری احمد بن عمر بن محمد خوارزمی (متوفی ۶۱۲ھ):

نجم الدین خوارزمی اپنے عہد کے عظیم محدث ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب خرقہ بھی تھے۔ آپ نے باقاعدہ فخر الدین رازی کی صحبت اختیار کی اور خرقہ تصوف پہنا۔²²

14. موفق الدین ابن قدامہ مقدسی (متوفی ۶۲۰ھ):

حافظ ابن قدامہ ساتویں صدی ہجری کے فقیہ، محدث، زاہد تھے۔²³ آپ کا قول ہے کہ:
لبست انا والحافظ عبدالغنی الخرقة من يد شیخ الاسلام عبدالقادر فی وقت واحد، و اشتغلنا علیہ بالفقه و سمعنا منه و انتفعنا بصحبته ولم ندرک من حیاته غیر خمسين ليلة.²⁴
"میں نے اور حافظ عبدالغنی نے ایک ہی وقت میں شیخ الاسلام عبدالقادر جیلانی سے خرقہ پہنا، ان سے ہم نے فقہ سیکھی، سماع حدیث کیا، ان کی صحبت سے فائدہ اٹھایا اور ہمیں صرف پچاس راتوں کی صحبت مل سکی۔"

15. تقی الدین ابن الصلاح (متوفی ۶۴۳ھ):

حافظ ابن الصلاح اپنے عہد کے مفسرین، محدثین و فقہاء میں سے ایک تھے۔ عمر بن حاجب نے آپ کو امام ورع قرار دیا ہے۔²⁵ آپ نے بھی اپنے عہد کے عظیم صوفیہ کی صحبت اختیار کی اور باقاعدہ ان سے خرقہ بھی پہنا۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے حافظ ابن الصلاح کی بیان کردہ خرقہ تصوف کی پوری سند نقل کی ہے۔ حافظ ابن الصلاح نے کہا:

Shams al-Dīn Abū al-Muẓaffar Yūsuf ibn Qaz, Mir'āt al-Zamān fī Tawārīkh al-A'yān, Dimashq: Dār al-Risālah al-'Ālamiyyah, 1434H, al-Sanah al-Hādiyyah wa al-Sittūn wa Khams Mi'ah, 108/21.

²⁰- سیر اعلام النبلاء، ۵۰۳/۲۱

Siyar A'lām al-Nubalā', 503/21.

²¹- ایضاً

Ibid.

²²- سیر اعلام النبلاء۔ ۱۱۳/۲۲

Siyar A'lām al-Nubalā', 113/22.

²³- المنہج الاحمد فی تراجم اصحاب لامام احمد، ص ۱۴۸

al-Manhaj al-Aḥmad fī Tarājim Aṣḥāb al-Imām Aḥmad, p. 148.

²⁴- مرآة الزمان فی تواریخ الاعیان، السنة الحادية و الستونو خمس مئة، ۱۰۸/۲۱

Mir'āt al-Zamān fī Tawārīkh al-A'yān, al-Sanah al-Hādiyyah wa al-Sittūn wa Khams Mi'ah, 108/21.

²⁵- سیر اعلام النبلاء، ۱۴۲-۱۴۰/۲۳

Siyar A'lām al-Nubalā', 140-142/23.

"میرے پاس خرقہ پہننے کی بہت عالی سند ہے۔ مجھے ابو الحسن موید بن محمد طوسی نے خرقہ پہنایا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو الاسود دہبہ الرحمن بن ابوسعید عبد الواحد بن ابوالقاسم قشیری سے، انہوں نے کہا میں نے اپنے دادا ابوالقاسم قشیری سے، انہوں نے کہا میں نے ابو علی دقاق سے، انہوں نے کہا میں ابوالقاسم نصر ابازی سے، انہوں نے شبلی سے انہوں نے جنید بغدادی سے، انہوں نے سری سقطی سے، انہوں نے معروف کرخی سے، انہوں نے داؤد الطائی سے، انہوں نے حبیب عجمی سے، انہوں نے حسن بصری سے، انہوں نے علی بن ابی طالب سے اور انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خرقہ پہنا۔"²⁶

16. ابو حیان اندلسی (متوفی ۶۳۵ھ):

ابو حیان اندلسی عظیم مفسر، فقیہ اور محدث تھے۔ آپ کا شمار ان عظیم محدث صوفیہ میں ہوتا ہے جنہوں نے باقاعدہ خرقہ تصوف حاصل کیا۔ ابن ملقن نے ان کے خرقہ پہننے کے حوالے سے باقاعدہ سند بیان کی ہے کہ:

وهو لبس من شيخه قطب الدين بن القسطلاني وكمال الدين بن النقيب المفسر، كلاهما عن الشهاب السهروردي عن عمه.²⁷

انہوں نے اپنے شیخ قطب الدین قسطلانی اور کمال الدین بن النقیب مفسر سے خرقہ پہنا اور ان دونوں نے شہاب الدین سہروردی سے اور انہوں نے اپنے چچا سے خرقہ پہنا۔

علامہ سخاوی نے آپ کو ان محدثین میں شمار کیا ہے جنہوں نے باقاعدہ خرقہ تصوف حاصل کیا۔²⁸

17. ابو عبد اللہ یونینی (متوفی ۶۱۵ھ):

محمد بن احمد بن عبد اللہ یونینی بعلیٰ اپنے عہد کے فقیہ، محدث، زاہد اور عارف ربانی تھے۔ آپ نے شیخ عبد القادر جیلانی کے خلیفہ شیخ عبد اللہ بطاحی سے خرقہ تصوف پہنا۔ نیز آپ شیخ عبد اللہ یونینی زاہد کی صحبت میں رہتے ہوئے مستفیض ہوئے۔²⁹

18. ابو المعالی سعید بن مطہر بن سعید بن علی (متوفی ۶۵۹ھ):

ابو المعالی ساتویں صدی ہجری کے معروف محدث گزرے ہیں۔ آپ نے صوفی نجم الدین خیوی کی باقاعدہ صحبت اختیار کی اور ان سے خرقہ تصوف بھی پہنا۔³⁰ ابن الفوطی نے کہا:

هو المحدث الحافظ الزاهد الواعظ³¹

²⁶- تأیید الحقیقة العلیة و تشیید الطریقة الشاذلیة ، ص ۱۲

Ta'yīd al-Ḥaqqīqah al-'Aliyyah wa Tashyīd al-Ṭarīqah al-Shādhiliyyah, p. 12.

²⁷- طبقات الاولیاء ، سلاسل خرقہ ابن الملقن، ص ۵۰۶

Ṭabaqāt al-Awliyā', Salāsīl Khirqah Ibn al-Mulaqqīn, p. 506.

²⁸- المقاصد الحسنه، حرف لام، ص ۵۲۷

al-Maqāṣid al-Ḥasanah, Ḥarf Lām, p. 527.

²⁹- ابن رجب، حافظ عبد الرحمن بن احمد، الذیل علی طبقات الحنابلہ، تحقیق: دکتور عبدالرحمن بن سلیمان بن محمد العثیمین،

الریاض: مکتبة العبيكان، ۱۴۲۵ھ، ۶۴/۴-۶۳

Ibn Rajab, Ḥāfiẓ 'Abd al-Raḥmān ibn Aḥmad, al-Dhayl 'alā Ṭabaqāt al-Ḥanābilah, Taḥqīq: Dr. 'Abd al-Raḥmān ibn Sulaymān ibn Muḥammad al-'Uthaymīn, Riyāḍ: Maktabat al-'Ubaykān, 1425H, 63-64/4.

³⁰- سیر اعلام النبلاء، ۳۶۳/۲۳

Siyar A'lām al-Nubalā', 363/23.

. ایضاً³¹

Ibid.

محمد ثین کا ذوق تصوف۔ تحقیقی و تجرباتی مطالعہ

آپ کو حافظ، محدث، واعظ کے ساتھ ساتھ زاہد بھی گردانا ہے۔

19. عزالدین بن عبدالسلام (متوفی ۶۲۰ھ):

عزالدین بن عبدالسلام بن عبدالعزیز السلمی ساتویں صدی ہجری کے عظیم محدث، مفتی اور مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم صوفی بھی تھے۔ آپ کے صوفی ہونے کے بارے علامہ ذہبی گایہ قول دال ہے۔

"آپ زہد و ورع، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دین میں مضبوطی کے لیے معروف تھے۔"³²

آپ نے باقاعدہ صوفیہ کرام کی صحبت اختیار کی اور ان سے خرقہ تصوف بھی حاصل کیا۔ جلال الدین سیوطی نے لکھا کہ:

لبس خرقة التصوف من الشهاب السهروردي. وكان يحضر عند ابي الحسن الشاذلي.³³

"آپ نے خرقہ تصوف شہاب الدین سہروردی سے حاصل کیا اور شیخ ابوالحسن الشاذلی کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے۔"

20. حافظ ابو بکر محمد بن یوسف مسدی (متوفی ۶۲۰ھ):

حافظ مسدی اپنے زمانہ کے ائمہ حدیث و فقہاء میں سے تھے۔ آپ نے صوفی کی صحبت اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے خرقہ بھی حاصل کیا۔ صلاح الدین صدی نے آپ کے خرقہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ:

و لبس الخرقة من جده ابي موسي سنة اثنتين و ستمائة ومن الامين عبداللطيف النرمسي و لبسهم عن الشيخ عبدالقادر.³⁴

"آپ نے ۶۲۰ھ میں اپنے دادا ابو موسی اور امین عبداللطیف نرسی سے خرقہ پہنا اور ان دونوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی سے خرقہ پہنا۔"

21. قطب الدین قسطلانی (متوفی ۶۶۸ھ):

شیخ قطب الدین محمد بن احمد بن علی بن محمد بن قسطلانی شافعی مسلک کے ائمہ، محدثین اور ائمہ تصوف میں سے تھے۔ آپ ان افراد میں شامل ہیں جنہوں نے علم، عمل، زہد اور وقار کو جمع کیا۔ آپ نے اپنے والد علی بن البناء اور شہاب الدین سہروردی سے علم حاصل کیا اور ان ہی سے خرقہ تصوف بھی حاصل کیا۔³⁵ علامہ جلال الدین سیوطی نے صرف شہاب الدین سہروردی سے اخذ تصوف کا ذکر کیا ہے۔³⁶

³² - ذہبی، شمس الدین، العبر فی خبر من غیر، تحقیق: ابو ہاجر محمد السعید، بیروت: دار الکتب العلمیة، ۱۴۰۵ھ، ۲۹۹/۳۔
al-Dhahabī, Shams al-Dīn, al-'Ibar fi Khabar Man Ghabar, Taḥqīq: Abū Hājir Muḥammad al-Sa'īd, Bayrūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1405H, 299/3.

³³ - جلال الدین سیوطی، حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاهرة، تحقیق: محمد ابو الفضل ابراہیم، دار احیاء الکتب العربیة، ۱۳۸۷ھ، ۳۱۵/۱

Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī, Ḥusn al-Muḥāḍarah fi Tārīkh Miṣr wa al-Qāhirah, Taḥqīq: Muḥammad Abū al-Faḍl Ibrāhīm, Dār Iḥyā' al-Kutub al-'Arabiyyah, 1387H, 315/1.

³⁴ - الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، تحقیق: احمد الانزوط، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۰ھ، ۱۶۶/۵۔
al-Ṣafadī, Ṣalāh al-Dīn Khalīl ibn Ayybak, al-Wāfi bi al-Wafayāt, Taḥqīq: Aḥmad al-Arnā'ūt, Bayrūt: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 1420H, 166/5.

³⁵ سبکی، تاج الدین ابی نصر عبدالوہاب، طبقات الشافعیة الکبری، تحقیق: عبد الفتاح محمد الحلو، بیروت: دار احیاء الکتب العربیة، ۱۹۱۸ھ، ۵۷/۸۔
عبدالسلام یاسین، الاحسان، الدار البیضاء، ۱۹۹۸ھ، ۵۷/۸

al-Subkī, Tāj al-Dīn Abū Naṣr 'Abd al-Wahhāb, Ṭabaqāt al-Shāfi'iyah al-Kubrā, Taḥqīq: 'Abd al-Fattāh Muḥammad al-Ḥalw, Bayrūt: Dār Iḥyā' al-Kutub al-'Arabiyyah, 1918, 43/8/ 'Abd al-Salām Yāsīn, al-Iḥsān, al-Dār al-Bayḍā', 1998, 57/1.

³⁶ - تأیید الحقیقة العلیة و تشیید الطریقة الشاذلیة، ص ۲۵

Ta'yīd al-Ḥaqīqah al-'Aliyyah wa Tashyīd al-Ṭarīqah al-Shādhiliyyah, p. 25.

علامہ قسطلانی نے خرقہ تصوف سے متعلق ایک رسالہ بعنوان "ارتفاع الرتبة باللباس" بھی تالیف کیا۔ جس میں انہوں نے اپنے خرقہ تصوف پہننے کی اسناد بیان کی ہیں۔ جن سے آپ نے خرقہ حاصل کیا ان شیوخ میں شیخ عبدالحسن بن قرامر زبن خالد، شیخ ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابو موسیٰ مدینی اصفہانی، ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عثمان بن سمیرمی شامل ہیں۔³⁷

22. یحییٰ بن شرف نووی (متوفی ۶۷۶ھ):

امام نووی ایک عظیم فقیہ، محدث، ماہر اسماء الرجال اور صوفیہ تھے۔ آپ زہد اختیار کرنے والے تھے۔ نیز آپ نے مختلف علوم میں مہارت حاصل کی جیسے فقہ، حدیث، اسماء الرجال، لغت، تصوف وغیرہ۔ آپ کے طریقت میں شیخ یاسین بن یوسف زکشی تھے۔³⁸ یوں تو آپ کی تقریباً تمام کتب میں تصوف اور صوفیہ کی تعریف و توصیف کے حوالے سے اقوال موجود ہیں لیکن بالخصوص المقاصد اور بستان العارفین میں آپ کے تصوف و صوفیہ میں بہت سے اقوال ملتے ہیں۔

23. حافظ ابو محمد عبدالمؤمن دمیاطی (متوفی ۷۰۵ھ):

حافظ دمیاطی اپنے عہد کے عظیم محدث، مفسر، فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب خرقہ بھی ہیں۔ آپ نے باقاعدہ سلسلہ جنیدیہ میں اپنے شیوخ سے خرقہ تصوف حاصل کیا۔ اس کی اسناد درج ذیل ہیں۔ حافظ ابن الملقن نے کہا کہ:

"مجھے حافظ شرف الدین دمیاطی نے خرقہ پہنایا۔ انہوں نے بہاء ابی الحسن علی بن ہبۃ اللہ سے اور علم الدین ابی الحسن علی بن محمود بن احمد صابونی سے اور ان دونوں نے ابو طاہر سلفی سے، انہوں نے شریف معمر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے بھائی سے اور انہوں نے جنیدی بغدادی سے خرقہ پہنایا۔"³⁹

دوسری سند حافظ دمیاطی نے یوں بیان کی کہ:

"میں نے نجم الدین ابو نعمان یسیر بن ابی بکر بن حامد الاعرابی سے مکہ میں خرقہ پہنایا۔ انہوں نے ابوالمحسن بن علی الفارمندی سے، انہوں نے اپنے شیخ اور اپنے دادا ابو القاسم عبد اللہ الکرامی سے، انہوں نے ابو عمرو محمد بن ابراہیم زجاجی سے، انہوں نے شبلی سے اور انہوں نے جنیدی بغدادی سے خرقہ تصوف پہنایا۔"⁴⁰

³⁷۔ القسطلانی، قطب الدین محمد بن احمد، ارتفاع الرتبة باللباس، مشمولہ: رسائل من التراث الصوفی فی لبس الخرقۃ، تحقیق: د۔

احسان ذنون الثامری، عمان: دارالرازی، ۱۴۲۳ھ، ص ۷۶

al-Qasṭallānī, Qūṭb al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad, Irtifā' al-Rutbah bil-Libās, Mashmūlah: Rasā'il min al-Turāth al-Şūfī fi Lubas al-Khirqah, Taḥqīq: Dr. Iḥsān Dhunūn al-Thāmīrī, 'Ammān: Dār al-Rāzī, 1423H, p. 76.

³⁸۔ طبقات الشافعیة، ۳۹۶-۳۹۵/۸

Ṭabaqāt al-Shāfi'iyah, 395-396/8.

³⁹۔ طبقات الاولیاء، سلسل خرقۃ ابن الملقن، ص ۴۹۸-۴۹۹

Ṭabaqāt al-Awliyā', Salāsīl Khirqah Ibn al-Mulaqqin, pp. 498-499.

⁴⁰۔ ایضاً، ص ۴۹۹

Ibid. p. 499.

محمد ثین کا ذوق تصوف - تحقیقی و تجربیاتی مطالعہ

شمس الدین سخاوی نے آپ کو ان محدثین میں شمار کیا ہے جنہوں نے باقاعدہ خرقہ تصوف حاصل کیا۔⁴¹

24. شمس الدین ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ):

امام ذہبی اپنے عہد کے عظیم مؤرخ و محدث تھے۔ آپ کی تحریرات میں جہاں تصوف پر نقد پایا جاتا ہے تو وہیں ان میں صوفیہ کی تحسین و توصیف بھی کی۔ اس حوالے سے "سیر اعلام النبلاء" ان کی اہم کتاب ہے جس میں دیگر ائمہ فقہ، محدث، مفسر، مجتہد کے ساتھ ساتھ صوفیہ کے احوال و آثار اور ان کے اقوال بیان کیے ہیں۔ آپ نے بھی دیگر محدثین کی طرح صوفیہ کی صحبت اختیار کی اور ان سے خرقہ تصوف بھی پہنا۔ آپ نے خود خرقہ تصوف پہننے کے حوالے سے سیر اعلام النبلاء میں لکھا کہ:

"مجھے ہمارے شیخ محدث، زاہد ضیاء الدین عیسیٰ بن یحییٰ انصاری نے قاہرہ میں خرقہ تصوف پہنایا اور کہا مجھے مکہ میں شیخ شہاب الدین سہروردی نے خرقہ پہنایا اور انہوں نے اپنے چچا ابو نجیب سے پہنا۔"⁴²

علامہ سخاوی نے آپ کو ان محدثین میں شمار کیا ہے جنہوں نے باقاعدہ خرقہ تصوف حاصل کیا۔⁴³

25. اسماعیل بن عمر بن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ):

علامہ ابن کثیر آٹھویں صدی ہجری کے عظیم فقیہ، مفسر، مؤرخ اور محدث تھے۔ آپ نے سلسلہ شاذلیہ میں باقاعدہ صحبت بھی اختیار کی۔ اس کا اظہار حافظ صلاح الدین صفدی نے ابوالحسن علی بن عبداللہ بن عبد الجبار بن تمیم شاذلی کے تذکرے میں ان الفاظ سے کیا:

کان قد تصوف علی طریقتہ. و صحب الشیخ نجم الدین الاصبہانی نزیل الحرم و نجم الدین صحب الشیخ ابا العباس المرسی صاحب الشاذلی.⁴⁴

"انہوں نے شاذلی طریقے پر تصوف اختیار کیا۔ انہوں نے شیخ نجم الدین اصبہانی جو حرم میں مقیم تھے، کی صحبت اختیار کی اور انہوں نے ابوالعباس مرسی جو صاحب شاذلی تھے، کی صحبت اختیار کی۔"

⁴¹ - سخاوی، شیخ محمد عبد الرحمن، المقاصد الحسنیة، تحقیق: محمد عثمان الخت، بیروت: دارالکتب العربی، ۱۴۰۵ھ حرف لام،

ص ۵۲۷

al-Sakhāwī, Shaykh Muḥammad ‘Abd al-Raḥmān, al-Maqāṣid al-Ḥasanah, Taḥqīq: Muḥammad ‘Uthmān al-Khatt, Bayrūt: Dār al-Kitāb al-‘Arabī, 1405H, Ḥarf Lām, p. 527.

⁴² - سیر اعلام النبلاء، ۳۷۷/۲۲،

Siyar A‘lām al-Nubalā’, 377/22.

⁴³ - المقاصد الحسنیة، حرف لام، ص ۵۲۷

al-Maqāṣid al-Ḥasanah, Ḥarf Lām, p. 527.

⁴⁴ - الوافی بالوفیات، ۱۴۲/۲۱،

al-Wāfi bi al-Wafayāt, 142/21.

26. شہاب الدین رملی (متوفی ۷۸۳ھ):

شہاب الدین رملی اپنے عہد میں بطور فقیہ و محدث معروف تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کا تصوف اور اہل تصوف کے ساتھ گہرا ربط تھا۔ آپ نے بہت سے مشائخ تصوف کے سامنے زانوئے تلمذتہ کیے۔ حافظ شوکانی نے لکھا کہ:

واخذ عن جماعة من اهل الطريقة.⁴⁵

آپ نے اہل طریقت کی ایک جماعت سے اخذ تصوف کیا۔

27. حافظ زین الدین عراقی (متوفی ۸۰۶ھ):

حافظ عراقی آٹھویں صدی ہجری کے مشہور محدث ہیں۔ آپ کو بھی تصوف اور اہل تصوف سے لگاؤ تھا اور آپ نے باقاعدہ خرقہ تصوف بھی پہنا۔ حافظ سخاوی نے آپ کو ان محدثین میں شمار کیا ہے جنہوں نے خرقہ تصوف پہنا۔⁴⁶

28. حافظ ابن الملقن (متوفی ۸۰۶ھ):

حافظ ابن الملقن معروف محدث و فقیہ تھے۔ آپ کے ذوق تصوف کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ آپ نے صوفیہ کے احوال پر باقاعدہ کتاب بنام "طبقات الاولیاء" تالیف کی۔ آپ نے نہ صرف یہ کتاب لکھی بلکہ آپ نے تو باقاعدہ صوفیہ سے خرقہ بھی حاصل کیا۔ انہوں نے خود اپنی تصنیف طبقات الاولیاء میں اس کی مختلف اسانید مختلف طرق سے بیان کی ہیں۔ آپ نے اس بات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ:

"میں نے خرقہ تصوف مختلف صوفیہ کی جماعتوں سے اور مختلف طرق میں پہنا۔ ان میں زین الدین ابو بکر بن قاسم حنبلی، شیخ عز الدین فاروی، ابو العباس نہاوندی، ابو اسحاق ابراہیم الرقی، شیخ سعد الدین ابو عبد اللہ محمد بن الموبد ابو بکر جوینی، شیخ شرف الدین ابو العباس احمد بن ابو اسحاق ابراہیم بن سباع فزاری، شرف الدین ابو محمد یعقوب بن احمد بن یعقوب حلی، معمر جمال الدین ابو الحاسن یوسف بن محمد نصر اللہ معدی حنبلی وغیرہ شامل ہیں۔"⁴⁷

علامہ سخاوی نے آپ کو ان محدثین میں شمار کیا ہے جنہوں نے باقاعدہ خرقہ تصوف حاصل کیا۔⁴⁸

⁴⁵ - محمد بن علی شوکانی، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، بیروت: دارالکتب العلمیة، ۱۴۱۸ھ، ۳۷/۱

Muhammad ibn 'Alī al-Shawkānī, al-Badr al-Ṭālī ' bi Maḥāsīn man ba'd al-Qarn al-Sābi', Bayrūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1418H, 37/1.

⁴⁶ - المقاصد الحسنة، حرف لام، ص ۵۲۷

Al-Maqāṣid al-Ḥasanah, p. 527.

⁴⁷ - طبقات الاولیاء، سلاسل خرقہ ابن الملقن، ص ۴۵۴-۵۰۰

Ṭabaqāt al-Awliyā', Salāsīl Khirqah Ibn al-Mulaqqin, pp. 454-500.

⁴⁸ - المقاصد الحسنة، حرف لام، ص ۵۲۷

al-Maqāṣid al-Ḥasanah, Ḥarf Lām, p. 527.

29. حافظ ابو الخیر محمد بن محمد جزری (متوفی ۸۳۳ھ):

حافظ ابو الخیر جزری فن قراءت، حدیث، تاریخ وغیرہ میں مکمل عبور رکھتے تھے۔ آپ کی وجہ شہرت بحیثیت محدث ہے۔ نیز آپ کو تصوف و صوفیہ سے خاص لگاؤ تھا اور باقاعدہ خرقہ تصوف بھی حاصل کیا۔ آپ نے اس کا ظہار ان الفاظ میں کیا:

فاني لبستها من جماعة ووصلت الي منه من طرق رجاء.⁴⁹

"میں نے خرقہ تصوف، صوفیہ کی ایک جماعت سے پہنا ہے اور متعدد طرق سے یہ خرقہ مجھے ملے ہیں۔"

اس کے بعد متعدد اسانید کا ذکر کیا ہے۔ جن شیوخ سے انہوں نے خرقہ تصوف پہنانا میں شیخ مند معمر ابو حفص عمر بن حسن مراغی شامل ہیں۔ ان کے بعد تین طرق احمدیہ، قادریہ اور سہروردیہ میں جن شیوخ سے خرقہ پہنانا کی سند ذکر کی ہے۔ ان میں احمدیہ سلسلہ کے شیخ محی الدین ابراہیم، قادریہ اور سہروردیہ سلسلہ میں شیخ شہاب الدین سہروردی سے خرقہ پہنا۔⁵⁰

30. ابن ناصر الدین دمشقی (متوفی ۸۳۲ھ):

ابن ناصر الدین دمشقی اپنے عہد کے معروف محدث و مؤرخ تھے۔ آپ کو بھی تصوف اور صوفیہ سے قلبی لگاؤ تھا۔ آپ نے خرقہ تصوف پہنا بھی اور آگے پہنایا بھی۔ توضیح المشتبه کے محقق نے کتاب کے مقدمہ میں اس بات کا اعتراف کیا کہ آپ کو خرقہ تصوف پہنانے میں دلچسپی تھی۔ نیز اس مقصد کے تحت کتاب "اطفاء حرقة الحوبة بالباس خرقه التوبة" تحریر کی۔⁵¹ ابن المبرد نے ابن ناصر الدین کا یہ قول نقل کیا:

والبسني الشيخ العالم الشروطي ابو اسحاق ابراهيم بن عبدالله بن محمد بن محمد بن احمد القرشي بدمشق⁵²

⁴⁹ - الجزري، شمس الدين ابو الخير محمد بن محمد، مناقب الاسد الغالب على بن ابي طالب، تحقيق: طارق طنطاوي، القاهرة: مكتبة القرآن الطبع والنشر والتوزيع، س-ن، ص ۸۴
al-Jazarī, Shams al-Dīn Abū al-Khayr Muḥammad ibn Muḥammad, Manāqib al-Asad al-Ghālīb ‘Alī ibn Abī Ṭālib, Taḥqīq: Ṭāriq Ṭantāwī, Qāhirah: Maktabat al-Qur’ān li al-Ṭibā’ah wa al-Nashr wa al-Tawzī’, S.N., p. 84.

⁵⁰ - ايضاً، ص ۸۴-۸۵

Ibid.pp.84-85

⁵¹ - ابن ناصر الدين، شمس الدين محمد بن عبدالله بن محمد القيسي الدمشقي، توضيح المشتبه، محقق: محمد نعيم العرقسوسي، بيروت: مؤسسة الرسالة، س-ن، مقدمة، ص ۶۷
Ibn Nāṣir al-Dīn, Shams al-Dīn Muḥammad ibn ‘Abd Allāh ibn Muḥammad al-Qaysī al-Dimashqī, Tawḍīḥ al-Mushtabah, Muḥaqqiq: Muḥammad Na’īm al-‘Arqasūsī, Bayrūt: Mu’assasat al-Risālah, S.N., Muqaddimah, p. 67.

⁵² - ابن المبرد حنبلي، حافظ جمال الدين يوسف بن بدرالدين، بدء العلقه بلبس الخرقه، مشموله: رسائل من التراث الصوفي في لبس الخرقه، تحقيق: د- احسان ذنون الثامري، ۱۴۲۳ هـ، ص ۱۶۱

"اور مجھے شیخ عالم شروٹی ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن محمد بن احمد قریشی نے دمشق میں خرقہ پہنایا۔"

دوسرے مقام پر ابو العباس احمد بن ابو المحاسن سے خرقہ پہننے کی سند ذکر کی۔ نیز دیگر اور اسانید بھی بیان کی ہیں۔⁵³ علامہ سخاوی نے آپ کو ان محدثین میں شمار کیا ہے جنہوں نے باقاعدہ خرقہ تصوف حاصل کیا۔⁵⁴

31. شمس الدین سخاوی (متوفی ۹۰۲ھ):

علامہ شمس الدین سخاوی اپنے عہد کے عظیم محدث و مؤرخ تھے۔ آپ کو بھی تصوف اور اہل تصوف سے لگاؤ تھا۔ علامہ سخاوی نے اپنی تصنیف المقاصد الحسنہ میں دیگر بہت سے محدثین کے صاحب خرقہ ہونے کی نشاندہی کی ہے لیکن اپنے خرقہ تصوف پہننے کے بارے میں اپنے دوسری تصنیف "ارشاد الغاوی" میں اس کا اعتراف کیا ہے کہ میں نے حنفیہ الجمال ابو المحاسن یوسف کورانی عجمی سے خرقہ تصوف پہنایا۔ اس کے بعد ان اشخاص کا ذکر کیا جنہوں نے ان سے خرقہ تصوف حاصل کیا۔⁵⁵

32. ابن المبرد حنبلی (متوفی ۹۰۹ھ):

آپ نویں صدی ہجری کے عظیم محدث و فقیہ تھے۔ آپ کے ذوق تصوف کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آپ نے باقاعدہ خرقہ تصوف پہنایا اور تصوف کے موضوع پر ایک کتاب "صدق الثنوف الی علم التصوف" تحریر کی۔⁵⁶ آپ نے ایک رسالہ خرقہ تصوف کے حوالے سے بعنوان "بدء العلقۃ بلبس الخرقۃ" بھی لکھا۔ آپ نے اپنے خرقہ تصوف پہننے سے متعلق لکھا کہ:

وقد البسني الخرقۃ القادرية شيخنا شهاب الدين احمد بن زيد الحنبلي⁵⁷

"میں نے شیخ شہاب الدین احمد بن زید حنبلی سے خرقہ قادریہ پہنایا۔"

Ibn al-Mubarrad al-Ḥanbalī, Ḥāfiẓ Jamāl al-Dīn Yūsuf ibn Badr al-Dīn, Bad' al-'Ulaqah bil-Libs al-Khirqah, Mashmūlah: Rasā' il min al-Turāth al-Şūfi fi Lubs al-Khirqah, Taḥqīq: Dr. Iḥsān Dhunūn al-Thāmīrī, 1423H, p. 161.

⁵³ - ایضاً، ۱۶۴-۱۶۵

Ibid. pp. 164-165

⁵⁴ - المقاصد الحسنه، حرف لام، ص ۵۲۷

al-Maqaṣid al-Ḥasanah, Ḥarf Lām, p. 527.

⁵⁵ - سخاوی ، شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبد الرحمن ، ارشاد الغاوی بل اسعاد الطالب والراوی للاعلام بترجمة السخاوی ، تحقیق: د۔ سود بن فحجان دوسری، کویت: مکتبۃ اهل الاثر، ۱۴۳۵ھ، ص ۹۶-۹۷

al-Sakhāwī, Shams al-Dīn Abū al-Khayr Muḥammad ibn 'Abd al-Raḥmān, Irshād al-Ghāwī bil-Is'ād al-Ṭalīb wa al-Rāwī li al-I'lām bi Tarjamah al-Sakhāwī, Taḥqīq: Dr. Sūd ibn Fajḥān al-Dūsarī, Kuwait: Maktabat Ahl al-Athar, 1435H, pp. 96-97.

⁵⁶ - بدء العلقۃ بلبس الخرقۃ، مشموله: رسائل من التراث الصوفي في لبس الخرقۃ، ص ۱۳۵
Bad' al-'Ulaqah bil-Libs al-Khirqah, Mashmūlah: Rasā' il min al-Turāth al-Şūfi fi Lubs al-Khirqah, p. 135.

⁵⁷ - ایضاً، ص ۱۵۳

Ibid. p.153

اس کے بعد طویل سند خرقہ بیان کی۔

33. علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ):

علامہ جلال الدین سیوطیؒ ایک عظیم مفسر، محدث، فقیہ اور مؤرخ تھے۔ آپ نے متعدد کتب و رسائل تالیف کیے۔ آپ کو تصوف و اہل تصوف سے خاص دلچسپی تھی۔ اس کا اندازہ آپ کی تحریرات میں موجود اشاری مباحث سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپ نے تصوف کے موضوع پر باقاعدہ کتب اور رسائل بھی تالیف کیے۔ ان میں القول الاشبه فی حدیث من عرف نفسه فقد عرف ربه، الخیر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجماء والابدال، تنویر الحکک فی المکان رؤیة النبی والملك، اتحاد الفرقة بر فو الخرقه، تنبیہ الغیبی بہ تزیرة ابن عربی، تأیید الحقیقة العلیة و تشیید الطریقة الشاذلیة، سند الشیخ جلال الدین السیوطی بلبس الخرقه والتلقین والصحة شامل ہیں۔⁵⁸

آپ نے اپنی سند خرقہ بیان کرتے ہوئے لکھا:

لبست الخرقه المباركة من يد الشيخ الامام العالم الصالح الورع الزاهد كمال الدين محمد بن محمد بن عبد الرحمن المصري الشافعي الصوفي المعروف بابن امام الكاملية.⁵⁹

"میں نے شیخ الصالح، صاحب ورع، زاهد، کمال الدین محمد بن محمد بن عبد الرحمن مصری شافعی صوفی المعروف بہ ابن امام کاملیہ سے خرقہ تصوف پہنا۔"

اس کے بعد پوری سند بیان کی۔

34. عبد الرحمن علیؒ (متوفی ۹۲۸ھ):

حافظ عبد الرحمن علیؒ مقدسی اپنے عہد کے عظیم محدث تھے۔ آپ نے بھی باقاعدہ صوفیہ کرام کی صحبت اختیار کی اور ان سے خرقہ تصوف حاصل کیا۔ آپ نے اپنے خرقہ سے متعلق ایک عالی سند بیان کی جو شیخ عبد القادر جیلانی تک پہنچتی ہے۔ جسے انہوں نے شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ بن عمران حنفی سے حاصل کیا۔⁶⁰

⁵⁸۔ السیوطی ، جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر ، الحاوی للفتاوی ، بیروت: دارالکتب العلمیة ، ۱۴۲۱ھ ، ۲/۲ ، ۲۲۶/۹۶ ، ۲/۲ / ۲۴۲/۲

السیوطی ، جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر ، سند الشیخ جلال الدین السیوطی بلبس الخرقه ، مشمولہ: رسائل التراث الصوفی فی لبس الخرقه ، ص ۱۷۷

al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ‘Abd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, al-Hāwī lil-Fatāwī, Bayrūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1421H/96/2, 226/2, 242/2 / al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ‘Abd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, Sanad al-Shaykh Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī bil-Libs al-Khirqah, Mashmūlah: Rasā’il al-Turāth al-Şūfī fī Lubs al-Khirqah, p. 177.

⁵⁹۔ سند الشیخ جلال الدین السیوطی بلبس الخرقه والتلقین والصحة ، مشمولہ: رسائل التراث الصوفی فی لبس الخرقه ، ص ۱۸۵
Sanad al-Shaykh Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī bil-Libs al-Khirqah wa al-Talqīn wa al-Şuḥbah, Mashmūlah: Rasā’il al-Turāth al-Şūfī fī Lubs al-Khirqah, p. 185.

⁶⁰۔ المنہج الاحمد ، ۳/۲۲۰

35. ابراہیم بن محمد بن محمد بن احمد بن عبدالرحمن دمشقیؒ

ابراہیم بن محمد بن محمد دمشقیؒ عظیم محدث ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب خرقہ بھی تھے۔ آپ نے خرقہ تصوف عبدالکریم بن عبدالکریم الجلی سے پہنا انہوں نے العز الفاروٹی سے پہنا۔⁶¹

درج بالا فہرست سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ محدثین کی کثیر تعداد ایسی رہی ہے جو صوفیانہ ذوق کے حامل تھے۔ انہوں نے نہ صرف صوفیہ کی صحبت اختیار کی بلکہ ان سے خرقہ بھی حاصل کیا۔ اور ان کا یہ خرقہ حاصل کرنا اس بات کی علامت تھی کہ وہ باضابطہ طور پر صوفی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اس کی طرف ڈاکٹر حسان ذنون ثامری نے اشارہ کرتے ہوئے لکھا کہ شیخ نے اپنے مرید پر اعتبار کرتے ہوئے پہننے کی اجازت دی تو صرف اس لیے کہ وہ مرید صوفیہ کے اصول طریقت کی پابندی کرتا ہے نیز شیخ کی مکمل اطاعت بجالاتا ہے۔ یہ درجہ مرید کو اس وقت حاصل ہوتا تھا جب وہ خود کو صوفیانہ آداب و اخلاق کے مطابق ڈھال چکا ہو۔⁶²

اس سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ فقہی اعتبار سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود صوفیانہ ذوق کے حامل تھے۔ ان کا یہ طرز عمل فقہ و تصوف میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور آج بھی ہم اس طرز عمل کو اپنا کر فکری و فروعی شدتوں کو کم کر سکتے ہیں نیز علمی تکبر کا ازالہ بھی ممکن ہے۔ اسی طرح جن ائمہ محدثین نے تصوف اور صوفیہ پر نقد کیا ان کو ہرگز منکرین تصوف نہیں کہا جاسکتا کیونکہ جزوی اختلاف کے باوجود انہوں نے مختلف مقامات پر تصوف و صوفیہ کی تحسین بھی کی۔ ان میں سے بہت سے محدثین نے آغاز میں تصوف و اہل تصوف پر نقد کیا لیکن بعد میں ان سے رجوع کر لیا جیسے حافظ قسطلانی، علامہ ابن کثیر، حافظ شوکانی۔⁶³ حتیٰ کہ ان میں سے شخصیات ایسی تھیں جنہوں نے تصوف و اہل تصوف کی تائید میں اور احوال صوفیہ سے متعلق کتب تحریر کیں۔ مثال کے طور پر ابن جوزی نے جہاں "تلمیس املیس" میں نقد کیا تو بعد میں تصوف و صوفیہ کی حمایت میں "صفۃ الصفوہ" لکھی۔ اسی طرح حافظ ابن تیم جوزیہ نے ابتداء میں "منازل السائرین" میں بعض مقامات پر نقد پیش کیا تو وہیں تصوف و اہل تصوف کی تحسین و توصیف میں "الفوائد" اور "مدارج السالکین" تحریر کی۔

al-Manhaj al-Aḥmad, 220/3.

⁶¹ السخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمن، الضوء اللامع لأهل القرن التاسع، بیروت: دارالجیل، س.ن، ۱/ ۱۵۸
al-Sakhāwī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn 'Abd al-Raḥmān, al-Ḍaw' al-Lāmi' li Ahl al-Qarn al-Tāsi', Bayrūt: Dār al-Jīl, S.N., 158/1.

⁶² د.د. احسان ذنون الثامری، رسائل من التراث الصوفی فی لبس الخرقۃ، مقدمہ، ص ۱۵-۱۶
Dr. Iḥsān Dhunūn al-Thāmirī, Rasā'il min al-Turāth al-Ṣūfi fī Lubs al-Khirqah, Muqaddimah, pp. 15-16.

⁶³ اس حوالے سے درج ذیل مصادر میں تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں:-

البدر الطالع، حرف القاف، ۱/ ۳۷۲-۳۸۰ / الوافی بالوفیات، ۲۱ / ۱۴۲-۱۴۱ / الاحسان، ۱/ ۵۷

For further details, see the following sources: al-Badr al-Tāli', Ḥarf al-Qāf, 372-380/1, / al-Wāfi bi al-Wafayāt, 141-142, / al-Iḥsān, 57/1.